

Posted On Kitab Nagri

WWW.KITABNAGRI.COM



کتاب نگری

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

## Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.kitabnagri.com)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.kitabnagri.com)

Posted On Kitab Nagri

# تلاش

## حورین علی

سکرین پر ریلوے سٹیشن کا منظر چل رہا تھا۔ جہاں ایک لڑکی ایک آدمی کے ساتھ اپنا سامان تھامے چل رہی تھی۔

"یہ دیکھو اے بے اور یہ اس کے ساتھ اس کی بیٹی، یہ ہی ہماری مدد کرے گی۔" کمرے کی خاموشی میں انسپکٹر عمر کی آواز گونجی تو پاس کھڑا جہانگیر ان کی جانب متوجہ ہوا۔

"ہم، اب یہی لڑکی مجھے میری بہن تک پہنچائے گی۔" جہانگیر نے کچھ سوچتے ہوئے کیا۔  
"وہ کچھ دیر میں ٹرین سے کراچی جا رہی ہے۔" انسپکٹر عمر نے مزد معلومات فرہم کیں۔  
"ٹرین؟" جہانگیر نے حیرت کا اظہار کیا۔

"میں نہیں جانتا اس بارے میں ہو سکتا ہے اس کی بیٹی کی خواہش ہو۔" انسپکٹر عمر نے لاعلمی ظاہر کی۔  
"خیر، انسپکٹر آپ کا بہت بہت شکریہ آپ میری اتنی مدد کر رہے ہیں، میں بہت شکر گزار ہوں آپ کا۔" جہانگیر نے مشکور انداز میں کہا۔

## Posted On Kitab Nagri

"تمہاری جگہ کوئی بھی ہوتا جہان میں تمہاری مدد ضرور کرتا، اور آپ جاؤ دیر نہ ہو جائے کہیں اور میں دوا کروں گا اللہ تمہیں کامیاب کرے، آمین۔" انسپکٹر عمر نے اس کا حوصلہ بڑھاتے کہا۔  
"ثم آمین، میں چلتا ہوں اب اللہ حافظ۔" جہانگیر نے اٹھتے ہوئے کہا۔  
"اللہ حافظ۔" انسپکٹر عمر نے اس سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔  
جہانگیر ان پہ ایک مشکور نظر ڈال کے باہر کی طرف روانہ ہو گیا۔

\*\*\*

"نور بیٹا آپ کو کچھ چاہیے ہو یا کوئی پریشانی ہو تو بتا دیجئے گا۔" ایک تیس بتیس سالہ آدمی اس کی سیٹ کے پاس آ کے بولا۔

"نہیں احمر بھائی آپ بے فکر رہیں اگر کچھ چاہیے ہو تو میں حبیہ آپ سے کہ دوں گی آپ پریشان مت ہوں۔" اس نے ساتھ بیٹھی پچیس سالہ لڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اچھا لیکن پھر بھی کوئی پریشانی ہو تو مجھے بتانا میں دوسیت چھوڑ کے بیٹھا ہوں، ٹھیک ہے؟۔" احمر نے شفقت سے پوچھا۔

"جی جی بھائی آپ بے فکر رہیں۔" اس نے ہلکا سا مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے بیٹا، حبیہ خیال رکھنا نور کا۔" آخر میں احمر نے حبیہ کو تنبیہ کرتے ہوئے کہا۔



## Posted On Kitab Nagri

"احمر میں نور کے ساتھ ہی ہوں آپ ٹینشن نہ لیں"۔ حبه نے احمر کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"ہمم"۔ احمر یہ کہتا اپنی سیٹ کی جانب بڑھ گیا۔

"نور"۔ حبه نے نور کو پکارا جو باہر کے مناظر دیکھنے میں مصروف تھی اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

"جی آپ"۔ نور نے اس کی جانب دیکھ کے بولا

"نور میں دو منٹ میں واش روم سے آتی ہوں تم یہیں رہنا کہیں جانا نہیں، ٹھیک ہے؟"۔ حبه نے اس کی طرف دیکھ کے کہا۔

**Kitab Nagri**

www.kitabnagri.com

"جی آپ ٹھیک ہے، میں یہیں ہوں آپ جائیں"۔ اس نے انہیں اطمینان سے کہا۔

"میں ابھی آئی پریشان مت ہونا"۔ حبه نے اٹھتے ہوئے اس کا معصوم چہرہ دیکھ کے کہا۔

"جی؟"۔ وہ اتنا کہ کے دوبارہ باہر دیکھنے میں مگن ہو گئی۔

## Posted On Kitab Nagri

ابھی بامشکل ایک منٹ ہی گزرا تھا کہ کوئی اس کے ساتھ آکر بیٹھ وہ سمجھی کہ شاید حبہ ہے

"اکسیوزمی مس دراصل مجھے آپ سے کچھ پوچھنا تھا"۔ اپنے قریب کوئی ان جانی اور مردانہ آواز سن کے اس نے فوراً اس طرف سے دیکھا۔

"جی کہیں"۔ اس نے حیرت اور نہ گواری کے ملے جلے تاثرات سے پوچھا۔ اسے یہ بات بالکل نہ گوار گزری تھی کہ کوئی انجان مرد اس کے ساتھ بغیر اجازت کے بیٹھا۔

"میں نے یہ پوچھنا تھا کہ یہ ٹرین کہاں جا رہی ہے اصل میں، میں بہت جلدی جلدی میں سوار ہوا تو یہ خیال نہیں رہا کہ کہاں جا رہی ہے" ٹرین"۔ اس نے دوستانہ انداز میں بھونڈا سوال کیا

"کراچی"۔ اس نے دوبارہ سے باہر کی طرف دیکھتے ہوئے اس کے بے وقوفانہ سوال کا جواب دیا۔ یا تو یہ شخص پاگل تھا یا اسے بنا رہا تھا یہ وہ سمجھ نہ سکی۔

کوئی بھی انسان بھلا بغیر جانے کسی بھی ٹرین میں سوار ہو جائے گا۔  
"اچھا آپ کہاں جا رہی ہے"۔ اس نے پھر بھونڈا سوال کیا۔

## Posted On Kitab Nagri

"کراچی"۔ اس نے ناگوار انداز میں باہر دیکھتے ہوئے ہی یک لفظی جواب دیا۔

"اکیلے؟"۔ اس نے حیرت سے پوچھا

"نہیں میری آپنی اور بھائی ساتھ ہیں"۔ وہ بہت ٹھنڈے مزاج کی تھی لیکن اب اسے لگ رہا تھا کہ ایک نہ محرم کی وجہ سے اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو جائے گا۔ اور کسی سے بد تمیزی کرنا اسکی عادات میں نہیں تھا اس لئے وہ خاموشی سے اس کے سوالات کا جواب دے رہی تھی بلکہ بھونڈے سوالات کا۔

"اچھا"۔ اس نے اچھا کو لمبا کھینچا۔

"میں جب میں ٹرین میں سوار ہوا تھا ایک نظر پڑی تھی میری وہ چھوڑ کے چلے گئے نا آپ کو شاید"۔ اس نے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا جو مسلسل باہر دیکھنے میں مگن تھی۔

"نہیں بھائی ادھر ہی ہیں، پیچھے"۔ اب اسے کوفت ہو رہی تھی اور وہ حباب کے آجانے کی دعا کرنے لگی تھی۔ اور بھائی بھی پتا نہیں کہاں تھے جو اس کے ساتھ کسی کو بیٹھے دیکھ کہ بھی نہیں آئے۔

## Posted On Kitab Nagri

"اچھا تو پھر وہ کون تھے"۔ اس کا شاید ابھی جانے کا ارادہ نہیں تھا جو مزید سوالات کر رہا تھا۔

"انکل"۔ اس بار اس نے نقاب سے نظر آتیں آنکھیں گھومائیں۔

"انکل"۔ اس کی حیرت بھری آواز نکلی۔

"اوہ اچھا، بائے داوے آئی ایم جہانگیر، یو؟"۔ اس نے خود کو ہشاش بشاش بناتے کہا۔

"عین النور"۔ اس نے اب کی بار اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

"نائس نیم"۔ جہانگیر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوکے اب میں اپنی سیٹ پہ چلتا ہوں اللہ حافظ"۔ اس نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"اللہ حافظ"۔ اس نے زیر لب جواب دیا۔ اور اس کے جانے پہ شکر کا سانس لیا۔

"عجیب انسان ہے"۔ اس نے سوچا۔ تب ہی جبہ واپس آئی۔

## Posted On Kitab Nagri

"کون تھا یہ"۔ اس نے جہانگیر کے بارے میں پوچھا۔

پتا نہیں، پوچھ رہا تھا کہ ٹرین کہاں جا رہی ہے۔ اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"اچھا"۔ جب نے بھی نور کی آنکھوں میں ناگواری دیکھتے ہوئے زیادہ سوال کرنا مناسب نہیں سمجھا۔

\*\*\*

"السلام علیکم! جہان کچھ پتا چلا؟"۔ انسپکٹر عمر نے اس کے اس کے فون اٹھاتے ہی پوچھا۔

"وعلیکم اسلام، جی سر، وہ لڑکی اے جے کے ساتھ آئی تھی لیکن اصل میں وہ اسکا باپ نہیں ہے اس نے بتایا ہے کہ وہ اسکا انکل ہے، اور سر مجھے یقین ہے کہ پھر یہ لڑکی یقیناً اپنے باپ کے پاس ہی جا رہی ہے کراچی"۔ جہانگیر نے پریشان کن لہجے میں کہا۔

"پریشان مت ہو، میرے خیال میں تمہیں اے جے سے مزید مدد مل سکتی ہے"۔ انہوں نے اس کے لہجے میں پریشانی محسوس کرتے ہوئے کہا۔

## Posted On Kitab Nagri

"جی سر میں بھی یہی سوچ رہا ہوں، اور میں چاہتا ہوں کہ عید سے پہلے اپنی بہن تک پہنچ جاؤں"۔ جہانگیر نے ایک نظر نور کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔ کتنی مختلف تھی وہ آج کل کے دور میں اپنے آپ کو ڈھانپ کے رکھنے والی، معصوم سی۔

اس نے اس کی صرف کانچ سی سبز آنکھیں ہی دیکھیں تھیں اور وہ خود کو ان میں ڈوبتا ہوا محسوس کر رہا تھا۔

س کے لہجے میں اپنے لئے اس نے نہ گواری واضح محسوس کی تھی۔  
"ہم، چلو میں تمہیں کوئی اور معلومات ملی تو انفارم کروں گا اللہ حافظ"۔ انسپکٹر عمر نے تسلی آمیز لہجے میں کہا۔

"جی ٹھیک، اللہ حافظ"۔ جہانگیر نے یہ کہتے کال کاٹ دی اور سر سیٹ کی پشت سے ٹکا دیا۔

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو



Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/FbPg/KitabNagri)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

\*\*\*

کچھ دیر میں جہانگیر کا فون بجا۔ اس نے دیکھا تو انسپکٹر عمر کی کال تھی۔

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

"اسلام علیکم! جہانگیر اے جے بھی آج رات کی فلائٹ سے کراچی جا رہا ہے۔" انسپکٹر عمر نے اسے معلومات فراہم کیں۔

"وعلیکم اسلام، بہت بہت شکریہ سر آپ میری بہت مدد کر رہے ہیں، اگر آپ نہ ہوتے تو میں یہ سب کبھی نہیں کر پاتا۔" جہانگیر نے مشکور انداز میں کہا۔

## Posted On Kitab Nagri

"جہانگیر تم میرے بھائی جیسے ہو، تمہاری مدد کرنا تو میرا فرض تھا، اور اب آئندہ تمہارے منہ سے یہ الفاظ نہ سنوں، ٹھیک ہے؟" - انہوں نے اسے تنبیہ کرتے ہوئے کہا۔

"جی ٹھیک سر" - جہانگیر بھرپور مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"اچھا اب اللہ حافظ" - انہوں نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"اللہ حافظ" - فون رکھتے ہوئے دوبارہ اس کی نظر نور پہ پڑی۔ وہ ابھی بھی باہر دیکھنے میں مگن تھی جبکہ حبہ اپنے موبائل میں مصروف تھی۔

Kitab Nagri

اس نے فوراً نظروں کا زاویہ بدلہ اور دوبارہ اپنا سر سیٹ کی پشت سے ٹکادیا۔

\*\*\*

کراچی

## Posted On Kitab Nagri

گاڑی فل سپیڈ میں سڑک پہ پر سکون انداز میں رواں دواں تھی اور اندر بیٹھا شخص بھی پر سکون تھا۔ سڑک پہ اکادکا گاڑیاں ہی نظر آرہیں تھیں۔

اچانک گاڑی کے آگے کوئی ٹرک بڑی تیزی سے آگیا جس سے گاڑی جو فل سپیڈ میں چل رہی تھی سامنے ٹرک سے بہت زور سے ٹکرائی اور اچھل کے کچھ دور جاگری جبکہ ٹرک بس چند انچ اپنی جگہ سے ہلا۔

گاڑی پوری طرح الٹ چکی تھی اور اندر موجود شخص خاصا زخمی۔ وہ بہت مشکل سے گاڑی سے نکلتا ہی سامنے ٹرک سے ایک تینیس سالہ لڑکا نکلا۔ پانچ فٹ نوانچ قد، ہلکی گندمی رنگت، کالی گہری آنکھیں اور کالے ہی بال، عنابی لب آپس میں پیوست۔

وہ زخموں کی پروا کیے بغیر اسکی جانب جارحانہ انداز میں بڑھا۔  
"تم بے وقوف انسان اندھے ہو کیا نظر نہیں آتا"۔ وہ غصے سے اس پہ چیخا۔

"میری بہن کہاں ہے؟"۔ اس کی بات نظر انداز کرتے اس نے پوچھا۔

"کیا؟ تم پاگل ہو ادھر میری جان چلی جاتی وے تم عجیب سوال کر رہے ہو"۔ اسے اس کی دماغی حالت پہ شبہ

ہوا۔

## Posted On Kitab Nagri

"میں نے کہا میری بہن کہاں ہے، وہی بہن جسے تم لوگ سات سال پہلے اٹھا کے لی گئے تھے، وہی بہن جس کے باپ کو تم نے اس کی آنکھوں کے سامنے جان سے مارا تھا، بتاؤ میری بہن کہاں ہے؟"۔ وہ غصے سے دھاڑا۔ جبکہ دوسری طرف اس شخص کی آنکھوں کے سامنے بہت سے منظر چلنے لگے۔ اور سب سمجھتے ہوئے اس نے اپنے قدم الٹی جانب اٹھانے شروع کیے۔

اور آہستہ آہستہ وہ چلتے چلتے بھاگنے لگ گیا۔ جنگل سے گھری سڑک پہ۔  
آخر بھاگتے بھاگتے وہ ہانپنے لگ گیا اور سانس لینے کو رکا۔ تب ہی اسے پیچھے سے کوئی آواز آئی اس نے مڑ کے دیکھا تو وہی ٹرک اس کی جانب بڑھ رہا تھا۔

اس نے دوبارہ بھاگنا شروع کر دیا اور اس بار وہ جنگل کی طرف مڑ گیا۔ ٹرک ابھی بھی اس کے پیچھے تھا۔

تھک کر وہ دوبارہ سانس لینے کو رکا۔ اس کے کاندھے پہ کسی نے ہاتھ رکھا اور وہ سمجھ گیا کہ کون ہو سکتا ہے، خوف سے وہ کانپنے لگا۔ کیوں کہ آج اس کی مدد کو کوئی بھی یہاں نہیں تھا۔

"اے جے بول میری بہن کہاں ہے؟"۔ اس نے اسے اپنی طرف موڑتے ایک مکار سید کرتے کہا۔

## Posted On Kitab Nagri

"دیکھو میں نہیں جانتا تمہاری بہن کہاں ہے"۔ ایک اور مکا پڑا اور پھر لگا تار بہت سے اس کے منہ اور پیٹ پہ پڑے۔

"بتاتا ہوں بتاتا ہوں، آج صفر عالم اور اسکی بیٹی امریکہ جارہے ہیں وہی تمہیں تمہاری بہن تک پہنچا سکتا، مجھے چھوڑ دو میں اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتا مجھے بخش دو"۔ اس نے ہاتھ جوڑتے ہوئے التجا کی۔

"جا چھوڑ دیا"۔ اس نے اسے آزاد کرتے کہا تو وہ جلدی دوسری طرف بھاگنے لگا۔

ابھی وہ کچھ دور ہی گیا تھا کہ ایک ٹرک آیا اور بری طرح کچل گیا۔



\*\*\*

"ایس اے اور اسکی بیٹی آج امریکہ جارہے ہیں"۔ جہانگیر نے انسپکٹر عمر سے فون پہ بات کرتے ہوئے انہیں معلومات فراہم کیں۔

"ہمم، تم بھی امریکہ جاؤ وہاں تمہیں میرا ایک آدمی ملے گا، وہ تمہاری کافی مدد کر سکتا ہے"۔ انسپکٹر عمر نے اسے کہا۔

## Posted On Kitab Nagri

"جی یہی ٹھیک ہے، کل سے رمضان شروع ہو رہا ہے اور میں جلد از جلد اپنی بہن کو ڈھونڈ نہ چاہتا ہوں۔" جہانگیر نے کہا۔

"اپنا خیال رکھنا، خدا حافظ۔" انسپکٹر عمر نے کہا اور کال کاٹ دی شاید وہ مصروف تھے۔

"خدا حافظ۔" جہانگیر نے بھی اطمینان سے کہا۔

\*\*\*

امریکہ

آج پہلا روزہ تھا اور وہ امریکہ کی سرزمین پہ قدم رکھ چکا تھا۔ ایئرپورٹ سے باہر آتے اسے اپنے نام کا بورڈ تھا مے ایک آدمی نظر آیا تو وہ اسکی جانب بڑھا۔

"مائی سیلف مقصود احمد جی۔" اس نے جہانگیر کا سامان پکڑتے ہوئے کہا۔ "جہانگیر۔" اس نے بھی اپنا ایک لفظی تعارف کروایا۔ اور گاڑی میں بیٹھ گیا۔



## Posted On Kitab Nagri

کچھ ہی دیر میں گاڑی ایئر پورٹ کی حدود سے کافی دور نکل آئی۔  
"تم یہاں کسی ایسی جگہ کو جانتے ہو جہاں انڈر ورلڈ کا کام ہوتا ہو۔" گاڑی کی خاموشی کو جہان کی آواز نے توڑا۔

"جی ایک جگہ ہے ہو سٹیس کلب، یہاں انڈر ورلڈ کا ہر طرح کا کام ہوتا ہے۔" صفدر نے اسے بتایا۔

"اچھا، پھر وہاں لے چلو اور سامان میرا تم لے جانا۔"

"جی جی ٹھیک ہے، لیکن وہاں جاتے جاتے کافی ٹائم لگے گا آٹھ بجے تک پہنچ پائیں گے۔"

"ٹھیک ہے چلو۔" جہانگیر نے کہا اور اپنی سوچوں میں گم ہو گیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

\*\*\*

یہ جگہ روشنیوں سے جگمگا رہی تھی ہر طرف لوگ بکھرے ہوئے تھے۔ کوئی ڈانس میں مصروف تھا کوئی شراب نوشی میں۔ وہ صفدر کے ساتھ اندر داخل ہوا تو اسے یہی نظارہ دیکھنے کو ملا۔

## Posted On Kitab Nagri

"وہ دیکھ رہے ہو، رونی، اور اس کے ساتھ کیف، اس لڑکی کے پاس یہاں کی بہت سی معلومات ہیں، یہ تمہاری مدد کر سکتی ہے۔" مقصود نے ایک کونے میں بیٹھی خوبصورت لڑکی اور عجیب غریب شکل والے آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہمم۔" جہانگیر صرف اتنا ہی کہ سکا۔

میں چلتا ہوں جی اللہ حافظ۔ مقصود نے کہا اور باہر نکل گیا۔ اس سے یہاں مزید رہنا محال لگ رہا تھا۔

جہانگیر اس کونے کی جانب بڑھا۔

"ہے بیوٹیفل!"۔ جہانگیر نے مسکراتے ہوئے کیف سے کہا۔

www.kitabnagri.com

"ہے بینڈ سم!"۔ کیف نے بھی اسے مسکراتے ہوئے کہا۔

"واٹ آریوڈوننگ وددس اگلی مین، ووڈیوڈانس ودمی۔"

(what are you doing with this ugly man, would you dance with me

## Posted On Kitab Nagri

"جہانگیر نے اپنا ہاتھ اسکی جانب بڑھاتے ہوئے کہا۔"

ہے یو، ہو یو سیڈ اگلی

(Hey you, who you said ugly)

"پاس بیٹھے رونی نے اسکی گفتگو سن کے کہا۔"

افکورس یو

(Ofcourse you)

"یو۔" وہ غصے سے اسکی طرف بڑھا۔ اس سے پہلے وہ اسے ہاتھ لگاتا جہانگیر نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"نو نو بے بی ڈونٹ ڈو دس، تم میں ابھی اتنی طاقت نہیں بچے۔"

(No, no baby don't do this)

www.kitabnagri.com

۔ جہانگیر نے تمسخر سے کہا۔

"تھم جانتے نہیں یہاں سب میرے آدمی ہیں۔" رونی نے اسکی اردو سن کے اسے اردو میں ہی جواب دیا۔

کیونکہ یہاں بہت سے لوگوں کو اردو آتی تھی۔ انہیں بہت سے لوگوں سے ملنا ہوتا تو اس لئے انہوں نے مختلف زبانیں سیکھی ہوئی تھیں۔

## Posted On Kitab Nagri

"اوہ میں تو ڈر گیا۔" جہانگیر زہریلی مسکراہٹ سمیت کہا۔

"آپ دونوں اب لڑنا بند کر دو اینڈرونی ہی از نیو ہیئر۔" کیف نے دونوں کو چپ کرواتے ہوئے کہا۔

"نو کیف، ناؤ دافاٹ از بگ ان۔" رونی نے اسے کہتے ساتھ ہی دوسرے ہاتھ سے جہانگیر کے منہ پہ مکا مارا۔

اور کچھ ہی دیر میں وہ کلب فائٹنگ کلب میں بدل چکا تھا۔ جہانگیر اور رونی آپس میں گتھم گتھا تھے۔ اور جہانگیر رونی پہ بھاری پڑ رہا

تھا۔ رونی کے بہت سے لوگوں نے درمیان میں آنے کی کوشش کی لیکن جہانگیر نے اسے ناکام بنادیا اور اب سب لوگ سائیڈ پہ کھڑے تماشا دیکھ رہے تھے۔

آخر کار جہانگیر رونی کو ادھ موا چھوڑ کے کیف کے پاس آیا۔

"جہانگیر۔" جہانگیر نے اس کی جانب ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں جبکہ اس کے منہ پہ کافی زخموں کے نشان تھے۔

## Posted On Kitab Nagri

"کیف" - کیف نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔

"چلو میرے ساتھ میں تمہاری بینڈ تاج کر دوں" - کیف نے اسے ساتھ آنے کی اور جہانگیر کو چاہیے ہی کیا تھا۔

"اوکے" - وہ اس کے ساتھ چل پڑا۔

\*\*\*

وہ اس وقت کیف کے فلیٹ میں تھا۔ چھوٹا تھا لیکن خوبصورت تھا۔  
اس نے اس کے زخموں وہ مرہم لگا دیا تھا اب وہ اس کے لئے کافی بنانے لگی تھی۔

"یہ لو بہتر فیل کرو گے" - کیف نے کافی اس کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔  
شکریہ۔ جہانگیر نے کافی اٹھاتے ہوئے کہا۔

## Posted On Kitab Nagri

"تو بتاؤ تم یہاں کیا کر رہے ہو، اور یہ تو میں جانتی ہوں کہ تم ضرور یہاں کسی مقصد سے آئے ہو گے۔" کیف نے اس سے کہا۔

"ہمم، میں یہاں صفر عالم کو ڈھونڈنے آیا ہوں کچھ کام کے سلسلے میں۔" جہانگیر نے اسے بتایا۔

"اچھا ایس اے نے نیکسٹ سنڈے پارٹی رکھی ہے تو میں ہو سکتا ہے تمہیں وہاں لے جاسکوں، مگر۔" اس نے بات ادھوری چھوڑی۔

"مگر؟"۔ جہانگیر نے پوچھا۔

"مگر تمہیں تب تک یہیں میرے ساتھ رہنا ہو گا میرے گھر۔" کیف نے اس کے نزدیک بیٹھتے کہا۔

www.kitabnagri.com

"وائی ناٹ"۔ جہانگیر نے زبردستی مسکراتے ہوئے کہا۔

"کافی کے لئے شکریہ اب مجھے نیند آرہی ہے، اور نیند کے معاملے میں میں بہت کمزور ہوں سو گڈ نائٹ"۔ جہانگیر نے کہا اور لیٹنے کی تیاری کرنے لگا۔



## Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[www.kitabnagri.com](https://www.kitabnagri.com)  
whatsapp \_ 0335 7500595

"اوکے گڈنائٹ"۔ کیف بھی مسکراتے ہوئے کپ اٹھا کے باہر لے گئی۔

اس کے جانے کے کچھ دیر بعد جہانگیر نے صفدر کو فون کر کے صورت حال سے آگاہ کیا۔

اور پھر سونے کے لئے لیٹ گیا۔

## Posted On Kitab Nagri

\*\*\*

آج آٹھواں روزہ تھا اور وہ کیف کے گھر ہی تھا۔ اس دوران کیف اس سے کافی گھل مل گئی تھی۔

اور آج ان دونوں نے پارٹی پہ جانا تھا۔  
وہ اس وقت جانے کے لئے تیار تھا جب کیف کمرے میں آئی۔

"چلیں"۔ اس نے جہانگیر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں چلو"۔ جہانگیر اور کیف دونوں باہر کی جانب بڑھ گئے۔

www.kitabnagri.com

گاڑی کیف نے ڈرائیو کی اور کچھ ہی دیر میں وہ دونوں پارٹی میں موجود تھے۔

"وہ رہے بلیک کنگ"۔ کیف نے ایک کالے شخص کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ان دنوں میں کیف اسے بتا چکی تھی کہ بلیک کنگ ایس اے کا دشمن ہے۔

## Posted On Kitab Nagri

"اور وہ رہے ایس کے"۔ اس نے دوسری جانب اشارہ کرتے کہا جہاں ایک نقاب میں موجود لڑکی کے ساتھ ایک ادھیڑ عمر آدمی آرہا تھا۔

"ایس اے"۔ جہانگیر نے نفرت سے اس کا نام پکارا۔ کیف اور وہ ایس اے کی طرف بڑھے۔

"ہے ایس اے ہاؤ آریو، میٹ مائی فرینڈ جہانگیر"۔ کیف نے اس کا تعارف کروایا۔

"اوہ کیف وٹ آپلیزنٹ سرپرائز، آئی ایم فائن یو سے، اینڈ جہانگیر ناءس تو میٹ یو، میٹ مائی ڈاٹر عین النور"۔ ایس اے ان سے خوش دلی سے ملا۔

اس سے پہلے کوئی اور کچھ کہتا ڈانس کے بارے میں کہا گیا تو سب کپل ڈانس کرنے لگے۔

www.kitabnagri.com

کیف بھی اسے اپنے ساتھ لے گئی۔ اس نے ایک ہاتھ اس کی کمر پہ رکھا اور ایک اس کے کاندھے پہ اور ہلکا ہلکا ڈانس کرنے لگے۔

کچھ دیر بعد اچانک اس کی نظر نور پہ پڑی جسے کوئی لڑکا زبردستی ڈانس کرنے پہ مجبور کر رہا تھا۔ اور اس کا باپ اپنی ہی باتوں میں مصروف بیٹی سے لاپرواہ۔

## Posted On Kitab Nagri

جہانگیر کو یہاں سے بھی نظر آرہا تھا کہ اس کے آنسو بہہ رہے ہیں لیکن وہ کچھ بول کیوں نہیں رہی شاید اپنے باپ یا شرمندگی کے ڈر سے۔

کچھ دیر میں نور اور کے ساتھ جو لڑکا تھا وہ ان کے قریب آچکے تھے۔

پھر اچانک جہانگیر نے کیف کو گھوما یا اور نور کا ہاتھ پکڑ کے اسے اپنی طرف کیا۔ اب کیف اس کے لڑکے کے ساتھ تھی

جبکہ نور جہانگیر کے ساتھ اور آس پاس کے لوگ اپنی باتوں میں مصروف تو کسی نے اس طرف توجہ نہیں دی۔ اگلے دو سیکنڈ میں کیف اس لڑکے کو چھوڑ کے جا چکی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ہے بے بی گرل ڈونٹ کرائی"۔ جہانگیر نے ایک ہاتھ کمر پہ جماتے اور ایک اس کے کاندھے پہ رکھتے ڈانس والا پوس دیتے ہوئے ہی اس سے کہا۔

نور جو ابھی تک یہ نہیں سمجھ پائی تھی کہ اس کے ساتھ ہوا کیا آواز سن کے اس کی جانب دیکھا۔

## Posted On Kitab Nagri

سبز کانچ سی آنکھیں پانی سے لبالب، جہانگیر ایک بار پھر ان میں خود کو ڈوبتا ہوا محسوس کر رہا تھا۔

"آپ، آپ مجھے چھوڑ دیں پلیز"۔ نور نے شناسہ چہرہ دیکھ کے کہا۔ پتا نہیں کیوں اسے لگا کہ وہ اسکی بات مان لے گا۔

"او کے او کے چھوڑ دوں گا، پہلے رونا بند کرو"۔ اسکی آواز سن کے جہانگیر ہوش میں آیا۔

نور نے آنسو صاف کیے اور دوبارہ اسکی جانب دیکھا۔

اگر تمہیں یہ سب نہیں پسند تو آئی کیوں اس پارٹی میں"۔ پتا نی کیوں جہانگیر کو اسکا پارٹی میں آنا برا لگا۔

"بابا نے کہا تھا کہ مجھے ضرور جانا ہے پارٹی میں"۔ نور نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

www.kitabnagri.com

تو پھر اس لڑکے کو منع کیوں نہیں کیا"۔ پتا نہیں کیوں جہانگیر کو اسکا اس لڑکے کے ساتھ ہونا بھی برا لگا۔

"می میں نے کیا تھا"۔ نور نظریں جھکاتے ہوئے کہا۔

"مم، اچھا اب رونا نہیں"۔ جہانگیر نے اس کی کمر سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا۔ اور اسے لے کے سائیڈ پہ آگیا۔

## Posted On Kitab Nagri

"جوس پیوگی"۔ اس نے جوس کا گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔

"نہیں، میرا روزہ ہے"۔ اس نے گلاس دور کرتے کہا۔ یہ پارٹی پانچ بجے رکھی گئی تھی اور اس وقت ساڑھے چھ بج رہے تھے افطاری کا ٹائم ابھی دور تھا۔

"مجھے جانا ہے؟"۔ اس کی مزید سنے بغیر وہ ایس اے کے پاس جا کے کھڑی ہو گئی پہلے بھی ایس اے نے ہی اسے کہا تھا وہاں کھڑے ہونے کو کہ اسے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔

\*\*\*

دیکھو کیف ایسا کچھ نہیں ہے جیسا تم سوچ رہی ہو وہ بس ایک غلطی تھی آئی ایم سوری۔ جہانگیر واپس آ کے کیف کو کافی دیر سے صفائیاں دے رہا تھا۔

"اوکے دین کس می"۔ کیف نے اپنی شرط رکھی۔

"کیا؟ تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے"۔ جہانگیر حیران تھا۔



## Posted On Kitab Nagri

"اس میں ایسی کیا بات ہے، یہ کوئی بڑی بات تو نہیں اٹس نارمل"۔ کیف نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیف ابھی ہمارے درمیان کوئی رشتہ نہیں میں ایسا کچھ نہیں کرنے وال اور نہ ہی میں تمہیں اب اپنی صفائی دوں گا"۔ جہانگیر نے حتمی انداز میں کہا۔

"اوہ ریلی، ول یو میری می"۔ کیف ناراضگی بھلا کے خوش ہوتے بولی۔  
"ابھی نہیں، اور اب مجھے ڈسٹرب مت کرنا پلز"۔ جہانگیر نے کہا اور کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

\*\*\*

Kitab Nagri

"ہمیں سب سے پہلے ایس اے کا بھروسہ جیتنا ہو گا"۔ بلیک کنگ نے کہا۔

آج بلیک اور جہانگیر آمنے سامنے تھے جہانگیر اور بلیک کنگ دونوں نے اپنی نفرت کا اظہار کیا۔

"تم صحیح کہہ رہے ہو بلیک کنگ ہمیں اسکا بھروسہ جیتنا ہو گا، پر کیسے؟"۔ جہانگیر نے پوچھا۔

## Posted On Kitab Nagri

"بتاتا ہوں" - اور پھر بلیک کنگ نے اسے پلان بتایا جو جہانگیر کو بھی کافی پسند آیا۔

\*\*\*

"بے بی ڈر کے یہاں چھپا ہوا ہے" - جہانگیر نے رونی کو دیکھ کے کہا۔ وہ جو اتنے دنوں سے اس کے انتظار میں تھا اس کے طرف لپکا۔

جہانگیر کلب سے باہر آ کے جلدی سے اپنی بائیک پہ سوار ہوا جو صفدر نے ارنیج کی تھی۔

رونی بھی اپنی گاڑی پہ اس کے پیچھے گیا۔



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

whatsapp \_ 0335 7500595

کچھ دور ایس اے کے گھر کے باہر جہانگیر اتر اور گھر کے اندر کی طرف بھاگنے لگا۔ رونی بھی اس کے پیچھے تھا اس کے ہاتھ میں گن تھی۔

ایس اے اپنی گاڑی سے نکلا جب جہانگیر اسے لے کے زمین پہ گرا لیکن اس کے بازو پہ گولی لگ چکی تھی۔

اس کے گارڈس نے رونی پہ فائر کیا اور کچھ سیکنڈ میں رونی زمین پہ خون سے لت پت پڑا تھا۔

\*\*\*

## Posted On Kitab Nagri

"تم آج سے میرے لئے کام کرو گے، ٹھیک ہے؟" - ایس اے نے سامنے بیٹھے جہانگیر سے کہا۔

"جی سر یہ تو میرے لئے خوشی کی بات ہوگی" - جہانگیر نے کہا۔

"اچھا سر اب اجازت میں چلتا ہوں" - جہانگیر کھڑا ہوتے ہوئے بولا۔

"ارے رک جاؤ" - ایس نے کہا۔

"نہیں سر ابھی کچھ کام ہے کل سے آؤں گا" - جہانگیر نے مسکراتے ہوئے کہا اور باہر کی جانب بڑھ گیا۔

جب راستے میں اسے تلاوت قرآن کی آواز سنائی دی کتنی میٹھی آواز تھی وہ۔ اس نے دائیں جانب کے کمرے کا تھوڑا سا دروازہ کھولا۔

www.kitabnagri.com

سامنے ہی ایک لڑکی قرآن پاک پڑھنے میں مصروف تھی، وہ جانتا تھا کہ وہ کون سی ہو سکتی ہے لیکن اس کی پشت دروازے کی جانب تھی

اس لئے وہ اسے دیکھ نہیں سکا، دیکھا بھی کیا تھا اس نے صرف آنکھیں

## Posted On Kitab Nagri

اگلے دو منٹ میں وہ دروازہ بند کرتا باہر چلا گیا۔

\*\*\*

آج بلیک کنگ اور ایس اے شپ پہ مل رہے تھے اکیلے اور ساتھ جہانگیر کیوں کہ جہانگیر تین چار دن میں ایس اے کا بہت بھروسہ جیت چکا تھا۔

"ہاں تو بلیک کنگ آخر تم ہمارے ساتھ مل ہی رہے ہو"۔ ایس نے بلیک کنگ کو دیکھتے کہا ج کہ جہانگیر خاموش کھڑا تھا۔



"ہا ہا ہا ایس اے تمہاری خوش فہمی ہے یہ"۔ بلیک کنگ ہنسا۔  
"دیکھو آج تو تمہاری فوج بھی تمہارے ساتھ نہیں"۔ بلیک کنگ نے اس کے اکیلے ہونے پہ کہا۔

"تم غلط سوچ رہے ہو، میری حفاظت کو جہانگیر اکیلا ہی کافی ہے"۔ ایس اے نے جہانگیر کی طرف دیکھتے کہا۔

## Posted On Kitab Nagri

"چلو دیکھتے ہیں، جہانگیر"۔ بلیک کنگ نے جہانگیر کو پکارا تو اس نے بندوق نکال کے اس کے سامنے اپنے ہاتھ پہ رکھی اس پہلے وہ بندوق اٹھاتا اس نے وہ ہاتھ ایس اے کے سامنے کر دیا۔

ایس اے جو کچھ پریشان ہو رہا تھا ایسا کرنے پہ خوش ہوتا گن اٹھانے لگا۔

اور کچھ سیکنڈ بعد وہاں ایک زوردار فائر کی آواز سنائی دی۔

\*\*\*

آج اٹھارواں روزہ تھا اور آج دوبارہ ایس اے کی طرف سے پارٹی تھی۔ اور وہ کیف کے ساتھ جارہا تھا۔ اس بار پارٹی اس کے گھر پہ تھی۔ اور لیٹ نائٹ پارٹی تھی تقریباً دس بجے کے قریب۔

www.kitabnagri.com

وہ دونوں وہاں پہنچ چکے تھے۔

جب اچانک جہانگیر کے دل میں نور کو دیکھنے کی خواہش جاگی اور وہ کیف سے دو منٹ کا کہتا اس کے کمرے کی جانب چل دیا۔

اس نے دروازہ کھولا تو کمرے میں اندھیرا تھا شاید وہ سو رہی تھی۔ پہلے تو سوچا رہنے دے لیکن پھر اندر چل دیا۔

## Posted On Kitab Nagri

وہ اس کے بیڈ کے قریب کھڑا تھا اس نے ٹیبل لیپ جلایا۔

اس وقت بھی اس کی صرف آنکھیں ہی نظر آرہیں تھیں باقی چہرہ بستر میں چھپا ہوا تھا۔ شاید وہ ہمیشہ خود کو چھپا کے رکھتی تھی۔

لیکن آج اسے اس کے بال بھی نظر آرہے تھے بھورے سلکی بال۔ اس کا دل کیا وہ انہیں چھوے۔

اس نے ہاتھ آگے بڑھایا۔ اور بالوں سے ہوتا اس کا ہاتھ اسکی آنکھوں تک پہنچا اور بلا نکت آہستہ آہستہ اس کے چہرے سے سرک رہا تھا۔

نور نے کچھ محسوس کرتے مندی مندی آنکھیں کھولیں۔ اور سامنے کسی کو بیٹھے دیکھ کے اس کے حلق سے چیخ برآمد ہوئی۔

جہاں گنیر نے جلدی سے اپنا ہاتھ اس کے ہونٹوں پہ رکھا۔

"شش، بے بی گرل اسٹاپ سیلنگ"۔ اور آہستہ آہستہ اپنا ہاتھ ہٹایا اس نے۔



## Posted On Kitab Nagri

"آپ؟، آپ جائیں یہاں سے پلیز ابھی جائیں"۔ اس نے جلدی سے باہر بھیجنا چاہا۔

"اوکے اوکے جارہا ہوں بے بی گرل فکر مت"۔ وہ اس سے دور ہوتا بولا۔

"جائیں"۔ اب کی بار وہ چلائی۔

اوکے ایم گونگ"۔ وہ دروازے کے قریب پہنچ گیا۔ اسکی آنکھوں میں اسے نئی نظر آرہی تھی جس وجہ سے وہ اس سے دور ہو گیا۔ باہر چلا گیا۔

اس کے جاتے ہی وہ رونے لگی۔

"یہ میرے ساتھ ہی کیوں ہوتا ہے ایک ایک نہ محرم رات کے وقت میرے کمرے میں اور اور اس نے مجھے چھو"۔ یہ سب سوچتے ہوئے وہ واشروم کی طرف بھاگی۔

\*\*\*

"جہانگیر! نور آج شام کی فلائٹ سے واپس پاکستان جا رہی ہے"۔

مقصود نے اس کے فون اٹھاتے ہی کہا۔

## Posted On Kitab Nagri

"کیا؟، اسے روکنا ہو گا ہمیں"۔ جہانگیر نے پریشان ہوتے کہا۔

"تم فکر مت کرو میں کچھ کرتا ہوں"۔ مقصود نے اسے تسلی دی۔  
"ہمم"۔ جہانگیر بس یہی کہ سکا۔

\*\*\*

حبہ، احمر اور نور اس وقت ایئر پورٹ میں داخل ہوئے تھے۔  
ابھی وہ کچھ دور ہی چلے تھے کہ ایک آدمی نور سے بری طرح ٹکرایا اور اس کے آدمی کے ہاتھ میں موجود جو اس کے کپڑوں گر گیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"بے وقوف انسان یہ کیا کیا"۔ احمر غصے سے چیخا

"کوئی بات نہیں بھائی میں بس ابھی آتی ہوں"۔ نور نے اسے غصے میں دیکھ کہ کہا۔ اور واشروم کی طرف چل دی۔

## Posted On Kitab Nagri

واش روم میں جا کے وہ ابھی اپنے کپڑے صاف کر رہی تھی کہ کوئی مضبوط ہاتھ اس کے منہ پہ پڑا۔ اس نے آئینے میں دیکھا تو کوئی عجیب ساداڑھی مونچھ والا شخص تھا۔

کلوروفوم اس کے حواسوں پہ چھانے لگا اور کچھ ہی دیر میں وہ ہوش و حواس سے بے گانہ ہو گئی۔

\*\*\*

یہ قدرے سنسان علاقہ تھا۔  
جہانگیر نے اسے اپنے ماضی کے بارے میں سب بتا دیا تھا۔

"میرے بابا ایسا نہیں کر سکتے، تم جھوٹ بول رہے ہو؟"۔ وہ آنسو بہاتی اس کی بات کو جھٹلا رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

"یہ سچ ہے"۔ ابھی وہ کچھ اور کہتا اسے وہاں کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔  
کچھ دیر میں احمر وہاں نظر آیا۔

"تم، تم یہاں کیسے آئے؟"۔ جہانگیر اسے دیکھ کہ بولا۔

## Posted On Kitab Nagri

"مجھے یہاں کا پتا مقصود احمد نے بتایا ہے" - احمر اسے دیکھتا بولا۔

"بھائی" - اسے دیکھتے نور اسکی جانب بڑھی۔

"اور ایک بری خبر بھی ہے کہ مقصود احمد کو ایس اے نے مار دیا" - اس نے افسردہ لہجے میں کہا۔

"یہ کیا کہہ رہے ہیں بھائی آپ، ایسا نہیں ہو سکتا" - جہانگیر کے کچھ بولنے سے پہلے نور بول پڑی۔

"یہی سچ ہے نور" - اور پھر احمر نے اسے ایس اے کے سب کاموں کے بارے میں بتایا۔

"بابا ایسا کیسے کر سکتے ہیں، نہیں یہ نہیں ہو سکتا" - وہ مسلسل نفی میں سر ہلاتی بول رہی تھی۔

"نور ایسا ہی ہے تمہارا باپ ان سب کاموں میں ملوث ہے" - احمر نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔ جبکہ وہ مسلسل انکار کر رہی تھی۔

\*\*\*

"بابا" - وہ اس وقت ایس اے کے پرائیویٹ روم میں تھی۔ پہلی بار وہ یہاں آئی تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

"ہاں بیٹا، تم یہاں؟ کیا بات ہے؟" - ایس نے اس کے پاس آتے پوچھا۔

"بابا میں آپ سے کچھ پوچھوں تو آپ سچ سچ بتائیں گے؟" - اس نے آس سے اس سے پوچھا۔

"ہاں بیٹا بولو کیا بات ہے؟" - ایس اے نے کہا۔

"بابا جہانگیر کی بہن کہاں؟" - اس نے انکی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا بات کر رہی ہو تم میں کسی کو نہیں جانتا" - اس نے دوسری طرف دیکھتے کہا۔

"بابا آپ سچ سچ بتائیں" - اس نے کہا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"نہیں تو میں اپنے آپ کو ختم کر لوں گی" - اس نے ٹیبل پہ پڑی گن اٹھاتے ہوئے کہا۔

"نور بیٹا یہ کیا کر رہی ہو چھوڑو اسے" - ایس اے نے کہا۔

"نہیں بابا آپ بتائیں کہاں ہے جہانگیر کی بہن؟" - اس نے گرفت مضبوط کرتے ہوئے کہا۔

## Posted On Kitab Nagri

"دیکھو بیٹا یہ کھلونا نہیں ہے چھوڑو اسے"۔ اس نے قریب آتے ہوئے کہا۔

"نہیں بابا آپ بتائیں مجھے"۔ اس نے پیچھے ہوتے ہوئے کہا۔

"اچھا اچھا بیٹا میں بتا دوں گا اسے تم چھوڑو اسے"۔ اس نے گن اس سے چھینتے ہوئے کہا۔

"بتا دوں گا میں اسے سب کچھ"۔ ایس اے نے اسے گلے لگاتے ہوئے کہا۔

بے شک وہ اپنی بیٹی سے بہت محبت کرتا تھا وہ اسکی محبوب بیوی کی نشانی تھی۔

اور اسکی تربیت بھی اسکی بیوی نے ہی کی تھی جس وجہ سے وہ دین کے قریب تھی۔

**Kitab Nagri**

www.kitabnagri.com

\*\*\*

"تم نے مجھے دھوکہ دیا دھوکے باز یو چیٹر"۔ جب وہ گھر داخل ہوا تو مختلف چیزیں اس وہ پھینکی جا رہی تھیں۔

"کیف ہوا کیا ہے بتاؤ تو میں نے تمہیں کوئی دھوکہ نہیں دیا"۔ وہ سمجھاتے ہوئے بولا۔

## Posted On Kitab Nagri

"اچھا تو پھر سچ سچ بتاؤ کہ تم مجھ سے نہیں اس عین النور سے پیار کرتے ہو۔" وہ اس کے قریب آتی بولی۔  
"کیا کہہ رہی ہو تم ایسا کچھ نہیں ہے۔" اس نے جھٹلایا۔

"جھوٹ بول رہے ہو تم میں نے خود تمہیں اس کے کمرے میں دیکھا پارٹی میں۔" اس نے جتایا۔

"نہیں ایسا کچھ نہیں ہے، سچ تو یہ کہ نہ میں تم سے پیار کرتا ہوں نہ نور سے میں یہاں صرف اپنی بہن کے لئے آیا ہوں۔"

"بہن۔" کیف نے حیرت سے کہا

"ہاں بہن، میری گڑیا، میری عنائزہ۔" اور پھر وہ ماضی کے باب کھولتا گیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

\*\*\*

ماضی

"بھئی یا جہان بھئی یا، اٹھو بھئی یا اٹھو نہ دیکھو یہ انکل مجھے لے جا رہے اٹھو بھئی یا۔" آہستہ آہستہ اس کی گڑیا کی آواز دور ہوتی جا رہی تھی اور وہ چاہ کے بھی اٹھ نہیں پارہا تھا



## Posted On Kitab Nagri

”گڑیا“۔ اپنی بے بسی پہ وہ حلق کے بل چلایا اور دھندلاتی آنکھوں سے اپنے گڑیا کو دور جاتے دیکھ رہا تھا۔

آج وہ اپنی گڑیا کو بچانہ پایا اپنی پندرہ سالہ زندگی میں اس نے سب سے زیادہ محبت اپنی گڑیا اور اپنی ماں سے کی تھی۔

اور آج اسے لگ رہا تھا کہ اپنی ماں سے کیا وعدہ کہ وہ ہمیشہ اپنی گڑیا کی حفاظت کرے گا اسے توڑ چکا تھا۔

وہ بچا نہیں پایا اپنی گڑیا کو کتنا بے بس ہو گیا تھا وہ۔

اسے بار بار اپنی گڑیا کی آوازیں سنائی دے رہیں تھیں اس کے آنسو نظر آرہے تھے اور وہ بے بس تھا۔  
بہت بے بس سا وہ سڑک کے بیچ میں پڑا تھا اور آس پاس گزرتے لوگ اسے دیکھ کے سر جھٹکتے جا رہے تھے۔

www.kitabnagri.com

کسی میں اتنا ظرف نہیں تھا کہ کوئی اس بچے کی مدد کر سکے۔

کوئی بھی اس کی گڑیا کی مدد نہ کو بڑھا۔

وریو نہی آنسو بہاتے ہوئے پتا نہیں کب وہ اس دنیا بے گانہ ہو گیا۔

## Posted On Kitab Nagri

آئینوں سے ڈر جائیں گے لوگ یہاں  
کبھی کردار نظر آیا جو چہرے کی جگہ

\*\*\*

جب اسے ہوش آیا تو اس نے خود کو گھر کے بستر پہ پایا۔ اسکی ماں پاس ہی آنکھیں موندے بیٹھی تھی۔

"ماں"۔ اس نے ماں کو پکارا۔

"جہان، جہان تو اٹھ گیا دیکھ وہ تیری گڑیا کو لے گئے اور اور ترے باپ اسکو بھی مار دیا انہوں نے"۔ اسکی ماں نے آنسو بہاتے ہوئے کہا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ماں فکر نہ کر میں گڑیا کو واپس ضرور لے کے آؤں گا"۔ اس نے ایک عزم سے کہا۔

\*\*\*

کچھ ہی دیر میں وہ پولیس سٹیشن تھا لیکن وہاں کوئی بھی اسکی مدد کرنے کو تیار نہ تھا۔ تب ہی ایک اور انسپکٹر آیا اور اس نے اسے اپنے آفس بلایا۔

## Posted On Kitab Nagri

"میں تمہاری مدد کروں گا اس معاملے میں تمہارے پاس جتنی بھی معلومات ہیں مجھے دو لیکن تمہیں کچھ وقت انتظار کرنا ہو گا"۔ انسپکٹر نے کہا۔

"میں انتظار کر لوں گا بس مجھے میری گڑیا چاہیے"۔

"ہمم"۔ پھر اس جتنی معلومات تھیں اس کے پاس انسپکٹر کو دے دیں۔  
اسکا باپ پہلے ان کے ساتھ کام کرتا تھا جب اس نے یہ کام چھوڑنا چاہا تو وہ اس کی بہن کو اٹھا کے لے گئے۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

اس عرصے میں انسپکٹر عمر نے انکی بہت مدد کی سات سال کے انتظار کے بعد وہ اپنی بہن کو ڈھونڈنے نکلا تھا اور یہ انتظار کتنا مشکل تھا یہ بس وہی جانتا تھا۔



\*\*\*

حال

"میں صرف اپنی بہن کی وجہ سے ہی یہاں آیا ہوں"۔ جہانگیر نے تھکے انداز میں کہا۔

"میں تمہاری مدد اس میں ضرور کروں گی"۔ تب ہی اچانک ان کے گھر پہ فائرنگ ہونے لگی وہ چپتے چپاتے ہوئے مشکل سے وہاں سے نکلے وہ لوگ بھی ان کے پیچھے تھے۔ وہ بھاگ رہے تھے۔

## Posted On Kitab Nagri

اچانک ان کے سامنے ایک اور گاڑی آئی اور اس میں فائر ہو اوہ فائر جہانگیر کو لگنے سے پہلے ہی کیف اس کے سامنے آگئی۔ ایک دو تین فائر ہوئے پھر دور سے کہیں پولیس گاڑی کی آواز آرہی تھی تو وہ لوگ جلدی جلدی اس جگہ سے بھاگے۔

کیف کیف آنکھیں بند مت کرنا۔ جہانگیر اسکی بند ہوتی آنکھیں دیکھ کے بولا۔

"میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں جہانگیر"۔ یہ کہتے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بند ہو گئیں

\*\*\*

"میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں تمہیں تمہاری بہن تک پہنچاؤں گا"۔ ایس اے جہانگیر سے بولا۔

www.kitabnagri.com

"اس کی وجہ"۔ جہانگیر نے پوچھا۔

"میری بیٹی"۔ ایس اے نے اسکی طرف دیکھ کے کہا۔

ہمم۔ اس نے صرف اتنا ہی کہا۔

## Posted On Kitab Nagri

"اگر میں کل تمہیں تمہاری بہن تک پہنچانے کا سوچتا تو شاید وہ بک چکی تھی۔" ایس اے نے کھڑے ہوتے کہا۔

"ہاں بالکل کیوں کہ چھوٹے پٹھان ہر سال عید سے دو دن پہلے یہ کام کرتا ہے، لیکن میں تمہیں تمہاری بہن تک پہنچاتا ہوں چلو۔" اس نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ جب دس دن پہلے کی طرح اچانک دو تین فائر ہوئے وہ بھی ایس اے پہ اور وہ وہیں ڈھیر ہو گیا۔

"ایس اے تم ایسے نہیں مڑ سکتے بتاؤ مجھے میری بہن کہاں ہے بولو ایس اے۔" جہانگیر اسے ہلاتا بولا جبکہ ان فائر کے بعد مکمل خاموشی تھی۔



"وہ، دی، دی، خان، ہوٹل۔" یہ کہتے ہی وہ اپنی روح پرواز کر چکا تھا۔

www.kitabnagri.com

آج ایس اے نے اسے خود کال کر کے بلایا تھا اور یہ جان کہ اسے بہت خوشی ہوئی تھی کہ وہ اسے بتا دے گا اسکی بہن کا لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ ایسا ہو گا۔

\*\*\*

## Posted On Kitab Nagri

وہ خان ہوٹل میں داخل ہو چکا تھا اس وقت وہاں رش نہیں تھا۔ وہ دوسری منزل پہ آیا جہاں بالکل سناٹا تھا ابھی وہ کچھ قدم چلا ہی تھا کہ کسی نے پیچھے سے اس پہ حملہ کر دیا۔

اس نے اس کے پیٹ پہ کوہنی رسید کی جس سے اسکی گرفت کمزور پڑی اور اسے موقع ملا اس نے پے در پے اس پہ وار کیے اور کچھ ہی دیر میں وہ طاقت ور انسان ڈھیر ہو گیا۔

"ہاہاہاہاہا"۔ ابھی وہ اگے بڑھتا کہ اسے کسی کی ہنسی کی آواز آئی۔

"بڑے بڑے کام کرنے والا چھوٹے پٹھان، بڑے بڑے لوگوں کو ڈھیر کرنے والا چھوٹے پٹھان"۔ ساتھ ہی ایک پگڑی والا شخص نظر آیا۔

ہانگیر اسکی طرف بڑھا اس سے پہلے وہ حملہ کرتا اس نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا اور ایک ہاتھ سے اس کی گردن دبوج لی۔

ترے وجہ سے میرا وفادار آدمی میرے خلاف ہو گیا، تیری وجہ سے اتنے آدمی مارے گئے۔ وہ اپنی گرفت سخت کرتا بول رہا تھا



## Posted On Kitab Nagri

پھر جھٹکے سے اسے چھوڑا اس پہلے وہ کچھ سمجھتا اس کے سر پہ کسی بھاری چیز وار ہوا ایک دو تین جانے ہی کتنے وار ہوئے

اور کچھ دیر میں وہ نہ چاہتے ہوئے بھی ہوش حواس سے بے گنا ہو گیا۔

\*\*\*

اب جب اسے ہوش آیا تو اسے اپنا جسم ٹوٹا اور جھلستا ہوا محسوس ہوا۔ وہ زنجیروں سے لٹک رہا تھا

"چھوٹے پٹھان"۔ وہ اپنی پوری طاقت سے چلایا۔

"بول میری بہن کہاں ہے"۔ وہ دوبارہ چلایا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تیری بہن یہیں ہے، پڑ تو اسے بچائے گا کیسے بچائے گا تو تب نہ جب تو اسے پہچانے گا، کیسے پہچانے گا، اب وہ کلی کھل کر پھول بن چکی ہے، جب تک تو اسے پہچانے گا تب تک وہ بک چکی ہوگی"۔ اس نے تمسخر سے کہا۔

"آج ہر عزت دار کی عزت یہاں بکے گی"۔ یہ کہتا وہ باہر چلا گیا۔

\*\*\*

## Posted On Kitab Nagri

کچھ دیر میں یہیں بہت لوگ جمع ہو چکے تھے۔ لوگوں کے لئے سب لڑکیاں سیٹج پہ لائی جا چکی تھیں۔ اور انہی میں سے اسے وہ سبز آنکھیں بھی نظر آئیں کتنی تکلیف دکھایا کچھ نہیں تھا ان آنکھوں میں۔ جسے آج تک اس نے بے پردہ نہیں دیکھا اسے آج غلیض لوگ دیکھ رہے تھے۔ لیکن وہ چاہ کے بھی کچھ نہیں کر پا رہا ایک بار پھر وہ بے بس تھا۔

"جہان بھنیا"۔ اسے ہلکی سی آواز سنائی دی تھی۔

ان میں سے ہی ایک نازک سی لڑکی نے شاید اسے پکارا تھا شاید نہیں یقیناً وہ ہی اسکی بہن تھی۔ وہ آج بھی اسے پکار رہی تھی۔

اب اسے کچھ لوگ لے کے جا رہے تھے۔

اور پچھلی بار کی طرح بے بس اپنی بہن کو نہ بچا سکا۔

لیکن ابھو وہ اسے لے جاتے کے اچانک فائرنگ شروع ہو گئی۔ چھوٹے پٹھان کے لوگ مرنے لگ گئے کچھ ہی دیر میں انکی تعداد بہت کم رہ گئی۔

www.kitabnagri.com

انسپکٹر عمر، احمر اور ان کے ساتھ کچھ لوگ تھے جو اندھا دھند ان پے فائرنگ کر رہے تھے۔

ایک نے آ کے جلدی جہانگیر کو کھولا تو وہ سب سے پہلے بھاگتا ہوا اپنی بہن کی جانب گیا۔

"عنا گڑیا"۔ وہ اس کے سامنے جا کھڑا ہوا

"جہاں بھنیا"۔ وہ بھی اسے دیکھتے رونے لگی بے اس کم عرصے میں ان میں بدلاو آیا تھا لیکن اتنا بھی نہیں کہ وہ ایک دوسرے کو پہچاننا سکیں۔

## Posted On Kitab Nagri

وہ اس سے مل کے چھوٹے پٹھان کی جانب بڑھا۔

اسے دو آدمیوں نے پکڑا ہوا تھا۔ اس نے جلدی زمین سے گن اٹھائی اور ایک سیکنڈ کی دیر کیے بغیر ساری کی ساری گولیاں اس کے سینے میں اتار دیں۔ اور خود بھی وہیں ڈھے گیا

\*\*\*

آج عید تھی اور وہ لوگ ایئر پورٹ پہ تھے۔ جہانگیر، عنا، عین النور ہاں عین النور بھی تھی اس کے ساتھ اب اس کا دنیا میں تھا ہی کون جہاں وہ جاتی۔ ہاں وہ اسے خاص پسند نہیں تھا لیکن ناپسند بھی نہیں تھا۔ وہ اپنی ماں کو دیکھتا انکی جانب بڑھا

ماں میں نے کہا تھا نہ کہ میں اپنی گڑیا کو ڈھونڈ لوں گا دیکھو پھر آخر ڈھونڈ ہی لیا۔" وہ اپنی بہن کو آگے کرتا بولا۔  
"گڑیا یہ گڑیا ہے اتنی بڑی ہو گئی۔" وہ اسے بار بار گلے لگاتیں بوسہ لیتی بول رہیں تھیں۔

"اور ماں یہ ہے نور، عین النور۔" اس نے نور کا بھی تعارف کروایا۔  
"اللہ خوش رکھے آباد رکھے تم سب کو، خدا نے ایک بیٹی لی تھی دیکھو دو دو لوٹا دیں۔" انکی اس بات پہ سب مسکرا دئے۔

بے شک انکی عید خوشیوں بھری تھی

ختم شد

## Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri  
[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)